☆ معاصر حالات اور تقاضوں پر گہری نظر تا کہ وقت کے مسائل اور چیلنجز کا صحیح حل پیش کیا جا سکے۔

(ب) وحی کیا ہے؟ نزول اور جمع و تدوین کی تاریخ، تدریجی نزول کی حکمتیں، اسباب نزول، قرائتوں کا اختلاف، ناسخ و منسوخ، محکم و متشابہ، داخلی و خارجی مآخذ، تفسیری رجحانات، نظم قرآن، اقسام القرآن، امثال القرآن اور حروف مقطعات کے بارے میں بنیادی معلومات۔

مذکورہ بالا مضامین میں گروپ (الف) کے مضامین بیش تر مدارس کے نصاب میں کسی قدر شامل ہیں۔ اس لیے پیش نظر مقالہ میں صرف گروپ (ب) کے مضامین کا جائزہ لیا گیا ہے جو متن کی اندرونی ساخت سے تعلق رکھتے ہیں اور تفہیم متن میں براہ راست دخیل ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی کوشش کی گئی ہے کہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ مدارس کے نصاب میں ان کی تدریس کی کیا صورت حال ہے؟ ایک مختصر مقالہ میں ملک کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے ہزاروں مدارس کے نصاب کا تجزیہ کرنا ممکن نہیں اور چند مشترک قدروں کی بنیاد پر تمام مدارس کو ایک جیسا سمجھ لینا اصول تحقیق و تنقید کے منافی ہے۔ اس لیے صرف چھ نمائندہ مدارس کے نصاب کو اس تجزیہ کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔ وہ مدارس درج ذیل ہیں:

(۱) دارالعلوم دیوبند (۲) ندوۃ العلماء لکھنؤ (۳) مدرسۃ الاصلاح سرائے میر (۴) جامعۃ الفلاح بلریا گنج (۵) جامعہ دارالسلام عمرآباد (۶) جامعہ اشرفیہ مبارک پور

مدارس کے نصاب میں شامل مواد ایک نظر میں

۱- دیوبند

درجہ ششم عربی میں ہفتہ میں ایک گھنٹہ اصول کی تعلیم کے لیے رکھا گیا ہے۔ جس میں اصول تفسیر اور اصول فقہ دونوں کی تعلیم ہوتی ہے، اول ششماہی میں الفوز الکبیر اور آخر ششماہی میں حسامی پڑھائی جاتی ہے۔

یہاں فضیلت کے بعد مختلف علوم میں تکمیل کا اہتمام ہے۔ تکمیل تفسیر کے نصاب میں عبدالعظیم الزرقانی کی کتاب **مناهل العرفان فی علوم القرآن** سے نزول قرآن، نزول القرآن علی سبعۃ احرف، جمع القرآن، ترتیب آیات وسور، تفسیر ومفسرین اور اسلوب واعجاز کے مباحث تدریس کے لیے منتخب کیے گئے ہیں۔

۲- ندوۃ العلماء لکھنؤ

ندوۃ العلماء لکھنؤ میں ان علوم کی تعلیم دو طرح سے ہوتی ہے۔ چند کتابیں سبقاً سبقاً پڑھائی جاتی ہیں اور کچھ کتابیں مطالعہ کے لیے تجویز کی گئی ہیں۔ امتحان میں ان کا بھی محاسبہ ہوتا ہے۔

عالمیت کے درجہ عالیہ ثانیہ میں ہفتہ میں ۲ گھنٹیاں اس مضمون کے لیے وقف ہیں اور الفوز الکبیر مکمل پڑھائی جاتی ہے۔ جب کہ اسی درجہ میں مطالعہ کے لیے ڈاکٹر محمد حسین الذہبی کی کتاب **التفسیر والمفسرون** مطالعہ کے لیے تجویز کی گئی ہے۔

فضیلت میں جن طلبہ کا مادہ اختصاص تفسیر ہوتا ہے۔ ان کے لیے یومیہ ڈیڑھ گھنٹی کے لحاظ سے اصول تفسیر وعلوم قرآن کے لیے وقف ہیں اور اس کے سال اول میں **الاتقان فی علوم القرآن للسیوطی** اور **مباحث فی علوم القرآن للمناع القطان** کے مباحث کی روشنی میں لیکچر دیا جاتا ہے جب کہ سال دوم میں اصول تفسیر کے کچھ مباحث اور علی بن عیسی الرومانیؒ کی **النکت فی اعجاز القرآن** پڑھائی جاتی ہے اور جن طلبہ کا مادہ اختصاص تفسیر کے علاوہ حدیث یا فقہ ہوتا ہے انھیں اپنے مادہ اختصاص کے خصوصی مطالعہ کے ساتھ حدیث، فقہ، ادب، تاریخ وغیرہ گویا قرآن کے علاوہ سبھی کچھ پڑھنے کو ملتا ہے۔

۳- مدرسۃ الاصلاح سرائے میر

فضیلت کے درجات ہفتم وہشتم میں ہفتہ میں ایک گھنٹی اصول تفسر وعلوم قرآن

کے لیے مخصوص ہے اور مولانا فراہی کے رسائل **التکمیل فی اصول التاویل، اسالیب القرآن** اور مفردات القرآن کا درس ہوتا ہے۔ پہلے دلائل النظام بھی شامل نصاب تھی مگر اب وہ نصاب کا حصہ نہیں ہے۔

۴- جامعۃ الفلاح بلریا گنج

ندوۃ العلماء کے طرز پر یہاں بھی چند کتابوں کی اساتذہ کے ذریعہ تدریس ہوتی ہے اور چند کتابیں مطالعہ کے لیے تجویز کی گئی ہیں۔ عالمیت سال اول میں مقدمہ اصول تفسیر لابن تیمیہ اور عالمیت سال دوم میں مقدمہ نظام القرآن للفراہی شامل نصاب ہیں۔ جب کہ فضیلت کے تینوں برسوں میں ہر سال ۲ کتابیں مطالعہ کے لیے خاص کی گئی ہیں۔ ان میں ایک کتاب اصول تفسیر اور دوسری علوم القرآن سے تعلق رکھتی ہے۔

فضیلت سال اول   الفوز الکبیر و مباحث فی علوم القرآن لمناع القطان

فضیلت سال دوم   دلائل النظام و مناہل العرفان فی علوم القرآن

فضیلت سال سوم   اسالیب القرآن والاتقان فی علوم القرآن

۵- جامعہ دارالسلام عمرآباد

فضیلت کے سال دوم میں الفوز الکبیر مکمل پڑھائی جاتی ہے۔ جب کہ سال اول میں علوم القران کے موضوع پر معروف کتابوں (الاتقان، البرہان، مناہل، مباحث فی علوم القرآن) کا انتخاب شامل نصاب ہے جس کے ذریعہ اصول تفسیر و علوم قرآن کے اہم مباحث کا احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

جو مباحث منتخب کیے گئے ہیں وہ درج ذیل ہیں:

القرآن الکریم تعریفہ لغۃ واصطلاحا، اسماء القرآن و اسماء سورہ، معنی نزول القرآن، بیان اول ما نزل وآخر ما نزل، جمع القرآن و ترتیبہ، موجز تاریخ تدوین القرآن، کتابۃ القرآن و رسم مصاحفہ، معنی المکی والمدنی مع ذکر الفوائد وضوابطہا، الشبہات التی

اثرت حول القرآن الکریم منذ عہد نزولہ الی یومنا ہذا، تراجم و تفاسیر القرآن الکریم فی العصور المختلفہ، وآداب تلاوتہ۔

۶ - جامعہ اشرفیہ مبارک پور

عالیہ ثانیہ میں ہفتہ میں ایک گھنٹی الفوز الکبیر کے لیے مخصوص ہے۔

عالیہ ثالثہ میں الاتقان فی علوم القرآن کے منتخب مباحث، ہفتے میں ۲ گھنٹی میں پڑھائے جاتے ہیں۔ (منتخب مباحث کا مطبوعہ نصاب میں ذکر نہیں ہے)

فضیلت اول میں اعجاز القرآن للباقلانی ہفتہ میں ۲ گھنٹی اور التصویر الفنی فی القرآن للسید قطبؒ پڑھائی جاتی ہے۔

فضیلت دوم میں مبہمات القرآن کے لیے ہفتہ میں ۲ گھنٹی رکھی گئی ہے مگر اس سے کیا مراد ہے؟ نصاب میں اس کی وضاحت نہیں ہے۔

مجموعی تبصرہ

موضوع زیر بحث سے متعلق مدارس کے نصاب ہائے تعلیم میں جو کتابیں شامل ہیں ان کی یہی کل کائنات ہے۔ ان میں مقدمہ اصول تفسیر، الفوز الکبیر، مقدمہ نظام القرآن اور التکمیل فی التاویل کو اصول تفسیر اور الاتقان فی علوم القرآن، مباحث فی علوم القرآن، مناہل العرفان فی علوم القرآن کو علوم القرآن اور اعجاز القرآن، اسالیب القرآن اور مفردات القرآن کو متعلقات کے خانہ میں رکھا جاسکتا ہے۔

اصول تفسیر کی کتابوں کی فہارس مضامین پر صرف ایک سرسری نظر ڈالی جائے تو تینوں کتابوں کے مواد، اسلوب اور اصول میں کافی تفاوت دکھائی دے گا۔ ان میں کوئی کتاب اصول حدیث واصول فقہ کی کتابوں کی طرح موضوع کے تمام پہلوؤں کا احاطہ نہیں کرتی۔ علوم القرآن کے موضوع پر جو کتابیں شامل ہیں وہ بلاشبہ جامع ومبسوط ہیں مگر ان کے ساتھ نصاب میں انصاف نہیں کیا گیا ہے یا تو ان کے بعض مباحث کا انتخاب کرلیا گیا

ہے یا انھیں مکمل طور پر طلبہ کی صواب دید پر چھوڑ دیا گیا ہے۔اس موضوع پر اس کے علاوہ بھی بے شمار مواد ہے جو ابھی تک مرتبین نصاب کی توجہ کا منتظر ہے۔

انفرادی تبصرہ و تجزیہ

دارالعلوم دیوبند: فضیلت یعنی فراغت تک صرف الفوز الکبیر پڑھائی جاتی ہے، جب کہ اصول فقہ کی پانچ کتابیں تسہیل الاصول، اصول الشاسی، نور الانوار، متن الانوار اور حسامی نصاب میں شامل ہیں۔قرآن اور فقہ میں یہ عدم توازن اس وجہ سے ہے کہ اصول فقہ اور اصول تفسیر میں کئی مواقع پر مماثلت پائی جاتی ہے۔اس لیے غالباً یہ سمجھ لیا جاتا ہے کہ اصول فقہ ہی اصول تفسیر کے لیے بھی کفایت کر جائیں گے۔فراغت کے بعد تکمیلات کے خصوصی کورس میں تکمیل تفسیر کے ضمن میں مناہل العرفان فی علوم القرآن کے چند مباحث متعین کیے گئے ہیں۔ جب کہ کئی اہم مباحث چھوڑ دیے گئے ہیں۔جن لوگوں نے عبدالعظیم الزرقانی کی اس معرکہ آرا تصنیف کی ورق گردانی کی ہوگی، وہ بخوبی اندازہ کرسکتے ہیں کہ یہ کتاب بہت سلیس زبان، شگفتہ اسلوب اور مباحث کو بہت آسان بنا کر لکھی گئی ہے۔فضیلت کے مرحلہ سے گزر جانے کے بعد طالب علم اسے ازخود شوق سے پڑھ کر ہضم کرسکتا ہے اور جتنا وقت اس کے لیے فارغ کیا گیا ہے اس میں استاذ بھی بالاستیعاب پڑھا سکتا ہے۔اس کلاس کے نظام الاوقات کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ ابھی اس میں کافی مواد شامل کرنے کی گنجائش ہے مگر یہ سوچ کر حیرت ہوتی ہے کہ فاضل مرتبین نصاب نے ایک کتاب کے چند مباحث کو پڑھا کر کیوں کر یہ باور کرلیا کہ اس سے علم اصول التفسیر کی تکمیل ہوجائے گی۔

ندوۃ العلماء لکھنؤ: میں عالمیت تک الفوز الکبیر سبق میں پڑھائی جاتی ہے اور ڈاکٹر محمد حسین الذہبی کی التفسیر والمفسرون مطالعہ کے لیے رکھی گئی ہے، اس سے علم تفسیر کے ارتقاء کی تدریجی تاریخ، بنیادی اصول اور تفسیری رجحانات کا اندازہ ہوجاتا ہے۔مگر دونوں کتابیں مل کر ان علوم کا احاطہ نہیں کرتیں، جس کا ذکر لازمی علوم کی حیثیت سے تمہید

میں آیا ہے۔ اگر فضیلت کے نصاب میں باقی ماندہ علوم کی نشاندہی کر کے اس کی تلافی کی کوشش کی جاتی تو مادہ اختصاص کی ضرورت پوری ہو سکتی تھی، درجہ فضیلت میں یہ اعزاز بھی صرف ان طلبہ کو حاصل ہوتا ہے جو مادہ اختصاص تفسیر اختیار کرتے ہیں، رہے وہ دو تہائی طلبہ جو فاضل شریعت تو بننا چاہتے ہیں مگر مادہ اختصاص تفسیر نہیں ہے وہ نور قرآن سے یکسر محروم رہ جاتے ہیں۔

مدرسۃ الاصلاح سرائے میر: کے نصاب میں صرف التکمیل فی اصول التاویل اور اسالیب القرآن کی شمولیت باعث حیرت ہے، کیوں کہ یہ کتابیں اولاً موضوع پر مرتب کتاب نہیں ہیں، بلکہ اشارات و افادات ہیں۔ دوسرے یہ بنیادی لازمی علوم میں سے صرف چند علوم کا احاطہ کرتی ہیں۔ حیرت اس وجہ سے بھی ہے کہ یہ مدرسہ قرآن مجید کی محققانہ تعلیم کا اولین داعی ہے۔ اس نے تدریس قرآن کا ایک نیا منہاج دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ اس کے بانی استاذ امام حمید الدین فراہی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تحریروں میں جابجا ان علوم کی اہمیت کا احساس دلایا ہے اور ان میں سے چند علوم کی تجدید و تطہیر کی خود بنیاد ڈالی ہے، اس لیے ان نظریات کا عملی نمونہ اس مدرسہ کے نصاب کو ہونا چاہیے۔

اصول و علوم کی جانب سے یہ غفلت مدرسۃ الاصلاح کے بنیادی نظریہ تعلیم اور منہاج تدریس قرآن کے بھی منافی ہے۔ یہاں قرآن مجید کی محققانہ تعلیم کی شاہ کلید نظام القرآن کو سمجھا جاتا ہے۔ نظام القرآن کی تدبر قرآن کے سلسلے میں مرکزی حیثیت پر کلام کی زیادہ گنجائش نہیں ہے۔ مگر یہ نظریہ اسی وقت موثر طور پر پڑھایا جا سکے گا جب قرآن مجید کے نزول اور اس کے جمع و تدوین کی تاریخ سے طلبہ کو پوری طرح آگاہ کر دیا جائے۔ مدرسے کے نصاب میں جمع و تدوین پر ایک سبق بھی نہیں پڑھایا جاتا ہے۔ اگر طلبہ وفور شوق میں جمع و تدوین قرآن کی تاریخ سے واقفیت کے لیے الاتقان فی علوم القرآن، البرہان فی علوم القرآن جیسی بنیادی کتابوں کا مطالعہ کر کے مندرجہ معلومات پر بھروسہ کر لیں تو انہیں وہاں جمہور علماء کرام کی جانب منسوب یہ قول لکھا ہوا ملے گا کہ سورتوں کی ترتیب اجتہادی ہے۔ یعنی سورتوں کو صحابہ کرامؓ نے اپنی مرضی کے مطابق مرتب کیا ہے۔ یہ ترتیب توقیفی

نہیں ہے۔ ترتیب سور کے سلسلے میں یہ نظریہ درست نہیں ہے۔ اس سے قرآن کی کاملیت متأثر ہوتی ہے اور نظام القرآن کا پورا فلسفہ ترتیب کے توقیفی ہونے پر قائم ہے۔ اگر اسے اجتہادی تسلیم کرلیا جائے تو نظام القرآن کا عظیم الشان قلعہ اپنے آپ زمین بوس ہوجائے گا۔ مولانا فراہیؒ نے تفسیر سورہ قیامہ میں اس موضوع پر مفصل بحث کرتے ہوئے یہ ثابت کیا ہے کہ قرآن کی ترتیب عہدِ رسالت میں حکم الٰہی سے قایم ہوئی۔[۲] جمع وتدوین کی تاریخ کو صحیح طور پر سمجھے بغیر نظام القرآن کو صحیح طور پر سمجھنا ممکن نہیں۔ مدرسہ کے نصاب میں نہ تو جمع وتدوین کے موضوع پر کوئی مواد شامل ہے، نہ ہی نظام القرآن پر۔ اسی طرح تفسیر کے بنیادی ماخذ، اسباب نزول اور ناسخ ومنسوخ اصول تفسیر کے بہت مہتم بالشان مباحث ہیں۔ اصلاح کے نصاب میں دور دور تک اس کا تذکرہ نہیں ہے۔ حالاں کہ استاد امام فراہیؒ نے ان عناوین پر بھی مدلل بحث کی ہے اور آخر الذکر پر تو پورا رسالہ تحریر فرمایا ہے۔ الغرض مدرسۃ الاصلاح کا نصاب تدریس قرآن کے اس تکمیلی پہلو پر ابھی تشنہ تکمیل ہے۔

جامعۃ الفلاح: تمام مدارس میں زیر بحث موضوع پر سب سے زیادہ مواد اس مدرسہ کے نصاب میں شامل ہے، اس میں مقدمہ ابن تیمیہ اور مقدمہ فراہی تو تدریس کا حصہ ہیں جب کہ علوم القرآن کی پانچ کتابیں مطالعہ کے لیے تجویز کی گئی ہیں۔ اس میں مولانا فراہی کی بھی تین کتابیں شامل ہیں۔ درس اور مطالعہ دونوں نصاب کو ملا دیا جائے تو لازمی علوم کی تدریس کی شرط پوری ہوجاتی ہے۔ کاغذی طور پر یہ ایک متوازن نصاب معلوم ہوتا ہے مگر معزز اساتذہ کرام سے گفتگو کرنے کے بعد یہ اندازہ ہوا کہ اس کا کم ہی حصہ نافذ العمل ہے۔

جامعہ دار السلام عمر آباد: کے فضیلت کے نصاب میں علوم القرآن کے موضوع پر بنیادی کتابوں کے اہم موضوعات کا اختصار یہ پڑھایا جاتا ہے جو ان موضوعات کا تقریباً احاطہ کرلیتا ہے جو طلبہ قرآن کے لیے ضروری قرار دیے گئے ہیں اور سالِ دوم میں الفوز الکبیر مکمل پڑھائی جاتی ہے۔ بہت کم وقت میں اصول تفسیر وعلوم قرآن کے تدریسی نصاب کا یہ ایک متوازن نمونہ ہے مگر مقدار اب بھی بہت کم ہے۔

جامعہ اشرفیہ مبارک پور: میں الفوز الکبیر والاتقان کے منتخب مباحث عالمہ ...

میں پڑھائے جاتے ہیں اور فضیلت میں اعجاز القرآن، التصویر الفنی فی القرآن اور مبہمات القرآن کی طرف توجہ ہے۔ اعجاز و بلاغت بظاہر ادب کا موضوع ہے۔ قرآنی اسلوب و اعجاز کو سمجھنے کے لیے ان مضامین کی تعلیم افادیت سے خالی نہیں۔ مگر اساسی علوم کی قیمت پر ان کی تدریس مناسب نہیں ہے۔ جو علوم اساسی و لازمی ہیں، انھیں پڑھانے کے بعد دیگر پہلوؤں کے لیے گنجائش نکالی جائے تو بہتر ہوگا۔

مدارس کے نصاب اور اس میں شامل کتابوں کے اس مختصر تجزیہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اصول تفسیر و علوم قرآن کا نصاب مزید توجہ کا مستحق ہے، اس میں جو کتابیں شامل نصاب ہیں ان میں وہ علوم بھی پوری طرح شامل نہیں ہیں جن کا سیکھنا ہر طالب قرآن کے لیے ضروری ہے۔ مثلاً مقدمہ تفسیر لابن تیمیہ اور الفوز الکبیر اس موضوع کی سب سے زیادہ مشہور کتابیں ہیں۔ الفوز الکبیر تو مدرسۃ الاصلاح کو چھوڑ کر ہر مدرسہ کے نصاب کا حصہ ہے۔ مگر امر واقعہ یہ ہے کہ بہت وقیع اور جامع کتاب ہونے کے باوجود تمام اصولی مباحث کا کما حقہ احاطہ نہیں کرتی، اسی طرح مولانا فراہیؒ کی التکمیل واسالیب کچھ منتشر اصول واسالیب کو بیان کرتی ہیں۔ یہ مباحث مقدمہ نظام القرآن میں زیادہ مرتب شکل میں موجود ہیں بلکہ ''تفسیر قرآن کے اصول'' (مرتبہ خالد مسعود) میں مولانا فراہی کی تمام اصولی مباحث کو بہت اچھی طرح جمع کر دیا گیا ہے۔ اس میں التکمیل واسالیب کے علاوہ دیگر تحریروں کا نچوڑ جمع کر دیا گیا ہے۔ اگر صرف مولانا فراہی کے اصول سے طلبہ کو آگاہ کرنا مقصود ہو تو یہ کتاب بہترین متبادل بن سکتی ہے۔

علوم القرآن کے موضوع پر متعدد جدید و قدیم کتابیں ہر جگہ دستیاب ہیں جو مطلوبہ علوم کا بہت اچھی طرح احاطہ کرتی ہیں، صرف جامعہ دارالسلام میں اہتمام کے ساتھ ان کی تدریس کا اہتمام ہوتا ہے۔ ندوۃ اور فلاح نے مطالعہ کے ذریعہ اس کی تلافی کرنے کی کوشش کی ہے۔ جب کہ دیوبند اور اصلاح کے نصاب میں اس جانب توجہ نہیں دی گئی۔ دیوبند عالمیت سال اول سے ہفتم تک ہر سال تجوید کے لیے کچھ وقت ضرور فارغ کرتا ہے۔ مگر قرآن کی تفہیم کے لیے جو علوم بے حد ضروری ہیں، ان کے لیے نصاب میں

گنجائش نہیں نکالی جاسکی گویا یہاں فہم کے مقابلہ میں سلیقہ خواندگی کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔اس کے برخلاف مدرسۃ الاصلاح میں نحوی وصرفی تراکیب پر زیادہ زور ہے، تدریس قرآن کا خاصا وقت نحوی وصرفی تحلیل وترکیب پر صرف ہوجاتا ہے۔ دیگر بنیادی مباحث کم ہی زیر بحث آپاتے ہیں۔

الغرض دینی مدارس کے اصول تفسیر وعلوم قرآن کے نصاب پرنظر ثانی کی شدید ضرورت ہے۔فہم قرآن کے لیے ان علوم کی جتنی اہمیت ہے،نصاب میں اس اعتبار سے کم ہی جگہ دی گئی ہے۔اس سے اصول تفسیر وعلوم قرآن کے ساتھ انصاف کے تقاضے پورے نہیں ہوتے۔ بالخصوص ام المدارس دارالعلوم دیو بند اور مدرسۃ الاصلاح کے نصاب ہائے تعلیم نصاب قراءت کے میدان میں زیادہ ہی تشنہ معلوم ہوتے ہیں۔

تجاویز

۱- تدریس قرآن کے نصاب تعلیم کی اصلاح کے ضمن میں اصول تفسیر وعلوم قرآن کے نصاب کو جامع ومبسوط بنانے کے لیے نصاب سازی کے جدید اصولوں کے مطابق سب سے پہلے مباحث کی نئی فہرست بنانے کی ضرورت ہے جو ایسے تمام علوم پر محیط ہو جنھیں طلبہ علوم قرآن کو سیکھنا ضروری ہے۔طبری،ابن تیمیہ،زرکشی،سیوطی،ابن کثیر،جمال الدین القاسمی اور مولانا فراہی رحمہم اللہ کی کتابوں میں اشارے موجود ہیں۔ان آراء کو جمع کرکے ایک نئی فہرست بنائی جاسکتی ہے۔

۲- اس فہرست کو تیار ہونے کے بعد موجودہ مروجہ کتابوں کی بے بضاعتی مزید واضح ہوجائے گی اور یہ انشاء اللہ ایک نئی جامع ومبسوط کتاب کی تیاری پر منتج ہوگی۔مولانا فراہی کی تفسیر قرآن کے اصول (مرتبہ خالد مسعود) اور مولانا مقتدیٰ حسن ازہریؒ کی فتح المنان بتسہیل الاتقان کے ذریعہ اس سلسلہ کی شروعات ہوگئی ہے۔ یہ کتابیں ہندوستان میں بآسانی دستیاب ہیں۔اس کے علاوہ اصول التفسیر وقواعدہ خالد عبدالرحمٰن العک کی بہت عمدہ کتاب ہے اس سے بھی مدد لی جاسکتی ہے۔

علوم القرآن کے موضوع پر عربی و اردو میں بے شمار کتابیں موجود ہیں۔ زبان و بیان، اسلوب نگارش اور مباحث کی جمعیت اور تنقیح کے لحاظ سے ڈاکٹر صبحی صالح کی مباحث فی علوم القرآن بہترین کتاب ہے جو الاتقان و البرہان سب سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ مدارس کے نصاب میں اس سے استفادہ کی راہ تلاش کرنی چاہیے۔ اس سے صورت حال کی کسی قدر تلافی ہو سکتی ہے۔

۳- اسلام دشمن عناصر اور مستشرقین کے زیادہ تر اعتراضات قرآن مجید کے جمع و تدوین کی تاریخ، نزولی یا توقیفی ترتیب، قراءتوں کے اختلافات، آیات کے شان نزول وغیرہ کے سلسلہ میں ہیں۔ ہمارا موجودہ نصاب اس اعتبار سے بہت کمزور ہے، اس کمزوری پر قابو پانے کے لیے ان دسیسہ کاریوں سے واقفیت ضروری ہے، نصاب میں اس ضرورت کی تکمیل کے لیے بھی کچھ نیا مواد شامل ہونا چاہیے۔

۴- ملحدین و مستشرقین کے علاوہ مسلمان متجددین کا ایک طبقہ بھی قرآن مجید کی نئی تعبیر کی تلاش میں سرگرداں رہتا ہے اور اپنے مقالات اور کتابوں میں نت نئے شگوفے چھوڑتا رہتا ہے۔ اسے یہ مواقع اس لیے مل رہے ہیں کہ تفسیر و تاویل قرآن کے واضح رہنما قرآن کے واضح خطوط موجود نہیں ہیں اور ان کی کوئی گرفت کرنے والا نہیں ہے، ان کا اسلوب بیان و استدلال مقبول عام ہے۔ ان متجددین پر لگام لگانے کے لیے بھی ضروری ہے کہ تفسیر قرآن کے واضح و رہنما اصول متعین ہوں۔

۵- مدرسۃ الاصلاح نے ایک صدی قبل تدریس کے لیے ایک انقلابی نصاب رائج کر کے ایک سنگ میل قائم کیا ہے۔ دنیا بھر میں کئی مقامات پر اس کی نقل ہو رہی ہے۔ یہ مدرسہ بجا طور اصول تفسیر و علوم قرآن کی ضرورت کا اچھی طرح ادراک کر سکتا ہے۔ ظاہر ہے یہ مدرسہ اصول فقہ کو اصول تفسیر کا متبادل ہرگز نہیں تصور کر سکتا، اس لیے ضروری ہے کہ اس تشنہ تکمیل نصاب کی تکمیل کے لیے یہی مدرسہ جرأت مندانہ قدم اٹھائے اور اصول تفسیر و علوم قرآن کا بھی ایک جامع مبسوط انقلابی نصاب تیار کر کے نصاب تدریس قرآن کے اس تشنہ پہلو کی تکمیل کرے۔ دنیا اس کی راہ نمائی کی منتظر ہے۔[۳۳]

حواشی ومراجع

۱۔ جلال الدین سیوطی، الاتقان فی علوم القرآن، مصطفیٰ حلبی وشرکاء، قاہرہ ۱۹۷۸ء، ج۱،ص۸۲، البرھان فی علوم القرآن، دارالمعرفہ، بیروت، ج۱،ص۲۵۷
اس خیال کی مدلل تردید کے لیے دیکھیے: اشہد رفیق ندوی، ''قرآنی سورتوں کی ترتیب اور اجتہاد صحابہ''، تحقیقات اسلامی، اپریل تا جون ۱۹۸۹، ج۸، شمارہ۲، ص۳۷-۵۴

۲۔ حمیدالدین فراہی، تفسیر نظام القرآن، دائرہ حمیدیہ، سرائے میر، اعظم گڑھ ۱۹۹۰ء، ص۲۱۱

۳۔ متن قرآن کی تدریس کی تفصیل کے لیے دیکھیے: اشہد رفیق ندوی، ہندوستان کے مدارس میں قرآن مجید کی تدریس - ایک تجزیاتی مطالعہ، ششماہی علوم القرآن، جلد ۱۹-۲۰، جنوری ۲۰۰۴ تا دسمبر ۲۰۰۵ء، ص۴۸۶-۵۰۱

☆☆☆

ادارہ علوم القرآن کی نئی پیشکش
خاندانی نظام اور قرآنی تعلیمات

مرتبہ: اشتیاق احمد ظلی وابوسفیان اصلاحی

خاندانی نظام اور قرآنی تعلیمات پر منعقدہ سیمینار (۲۰-۲۱ نومبر ۲۰۰۹ء) کے مقالات کا گراں قدر مجموعہ۔ اس میں درج ذیل اہم موضوعات پر مقالات شامل ہیں:
☆ عہد نبوی کا خاندانی نظام-تعلیمات قرآن کا مظہر ☆ خاندان کے عناصر ثلاثہ-حقوق و فرائض، ☆ صلہ رحمی اور خاندان کی شیرازہ بندی، ☆ خاندان کی تعمیر وتشکیل میں والدین کا کردار، ☆ نکاح وطلاق کا قرآنی نظام، ☆ اسلام کا قانونِ طلاق، ☆ عدل بین الازواج، ☆ احسان بالوالدین کا مفہوم، ☆ اولاد کی تربیت قرآن کریم کی روشنی میں، ☆ چہرے کا پردہ قرآن وحدیث کی روشنی میں، ☆ گھریلو تشدد-عصری قوانین اور اسلامی تعلیمات، ☆ دختر کشی کا بڑھتا ہوا رجحان اور انسداد کی تدابیر۔

اس مجموعہ کے تمام مقالات معیاری اور حواشی ومراجع سے مزین ہیں۔

صفحات: ۳۹۲ ، قیمت -/۲۵۰

ادارہ علوم القرآن، شبلی باغ، پوسٹ بکس نمبر ۹۹، علی گڑھ، ۲۰۲۰۰۲

کتاب نما

ادارہ

نام کتاب	:	**تعلیقات فی تفسیر القرآن الکریم (الجزء الأول)**
مصنف	:	الامام عبدالحمید الفراہیؒ
مرتب	:	الدکتور عبیداللہ الفراہی
مراجعت	:	الشیخ محمد امانت اللہ اصلاحی
ناشر	:	الدائرۃ الحمیدیہ، مدرسۃ الاصلاح، سرائے میر، اعظم گڑھ
سن اشاعت	:	۲۰۱۰ء
صفحات	:	۴۵۰
قیمت	:	۵۰۰ روپے

علامہ حمید الدین فراہیؒ (۱۸۶۳-۱۹۳۰ء) بیسویں صدی عیسوی کے مایہ ناز مفسر قرآن ہیں انھوں نے اپنی پوری زندگی قرآن کریم میں تدبر و تفکر کے لیے وقف کردی تھی، علوم قرآن کے باب میں ان کی تحقیقات و تالیفات علمی دنیا میں بڑی اہمیت کی حامل ہیں۔ **الإمعان فی أقسام القرآن، أسالیب القرآن، مفردات القرآن** وغیرہ ان کی ایسی ہی تصانیف ہیں۔ ان کی نامکمل تفسیر کا اردو ترجمہ نظام القرآن کے نام سے شائع ہوا ہے۔ "**القرآن یفسر بعضه بعضا**" کے تحت تفسیر کے سلسلے میں ان کا اپنا ایک خاص منہج تھا اور اسی کے مطابق وہ پورے قرآن کریم کی تفسیر لکھنا چاہتے تھے لیکن عمر نے وفا نہیں کیا اور ان کا یہ منصوبہ تشنۂ تکمیل رہ گیا۔

زیر تعارف کتاب "**تعلیقات فی تفسیر القرآن الکریم**" اصلاً مولانا فراہیؒ کے تفسیری حواشی کا مجموعہ ہے، مولانا چونکہ براہ راست قرآن مجید میں غور و فکر کرنے